بہترین لباس تقویٰ کا لباس ہے

"لباسُ التقویٰ ذٰلِكَ خیرٌ"

گل احمد ٹیکسٹائل ملز لمیٹڈ

تو وہ اپنی دوسری خوبیوں کے باوجود لوگوں کی نگاہوں سے گر جاتا ہے۔ مومن تو اس عالم ہست و بود کا صدر نشین ہے۔ وہ دنیا کی ہر دولت کو قدموں میں روندتا ہوا چلا جاتا ہے۔ اس کو احساس ہوتا ہے کہ اس کائنات میں ایک طاقت ایسی بھی ہے جو کسی کو نظر نہیں آتی۔ مگر کائنات کی کوئی چیز اس کی نظر سے پوشیدہ نہیں ہے۔ یہی احساس و یقین اس کو صراط مستقیم پر چلاتا ہے۔ مرد مومن آخرت میں اپنے کو تمام اعمال کا جواب دہ سمجھتا ہے۔ اس لئے وہ طاقت رکھنے کے باوجود بھی کسی پر بے جا ہاتھ نہیں اٹھاتا۔ اقتدار رکھنے کے باوصف وہ کسی کے ساتھ ناانصافی نہیں کرتا۔ وہ دوسروں کے لئے اس چیز کو پسند کرتا ہے جو اسے اپنے لئے پسند ہوتی ہے۔ وہ ظلم نہیں کرتا اور ظالم کا ساتھ نہیں دیتا۔ وہ حق پر یقین رکھتا ہے اور حق پر قائم رہنے کی ہدایت کرتا ہے۔ مرد مومن حق کی راہ میں پیش آنے والی مشکلات پر صبر کرتا ہے۔ اور اپنے رفیقوں کو بھی اس کی تلقین کرتا ہے۔ وہ خود نیک ہوتا ہے اور دوسروں کو بھی نیکی کی طرف بلاتا ہے۔ وہ خود بھلائی کرتا ہے اور بھلائی کی دعوت بھی دیتا ہے۔ مرد مومن خود کھاتا ہے تو دوسروں کو بھوکا نہیں دیکھ سکتا وہ ایک شوہر ہوتا ہے۔ وہ ایک مشفق باپ اور ایک سعادت مند بیٹا ہوتا ہے وہ اپنا حق لینے سے پہلے اپنا فرض ادا کرتا ہے۔ وہ کسی سے کام لیتا ہے تو اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے اس کی مزدوری کر دیتا ہے۔ وہ مزدور ہوتا ہے تو معاوضہ کے مطابق محنت کرتا ہے۔ وہ کام چور نہیں ہوتا وہ اپنی گفتار میں اپنے کردار میں اللہ کی برہان ہوتا ہے۔ وہ یہ جانتا ہے کہ یہ جہاں میرے لئے ہے۔ میں جہاں کے لئے نہیں ہوں۔ مرد مومن دنیا کو ہیچ سمجھتا ہے۔ وہ دنیا کے لئے رحمت ہوتا ہے۔ وہ جب کوئی کام کرتا ہے تو سب سے پہلے یہ سوچتا ہے کہ اللہ کی رضا کیا ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ کی مرضی کیا ہے۔ مسلمانوں کی بھلائی کس میں ہے ملت کا فائدہ کس کام میں ہے۔ انسانوں کے لئے بہتر راستہ کونسا ہے۔

مومن اللہ کا خلیفہ ہے۔ اس کا نائب ہے۔ وہ اپنے ہر فعل میں نیابت الٰہی کا حق ادا کرتا ہے۔ مرد مومن کو جب حکومت ملتی ہے تو وہ فرعون نہیں بن جاتا۔ وہ خادم بن کر لوگوں کی خدمت کرتا ہے وہ جب محکوم ہوتا ہے تب بھی اللہ ہی کی محکومی کو اولیت دیتا ہے۔ وہ راعی ہو، رعایا ہو، حاکم ہو، محکوم ہو، صاحب ثروت ہو، غریب ہو، معلم ہو، متعلم ہو، تاجر ہو، خریدار ہو، ہر حال میں اور ہر حیثیت میں مومن ہی رہتا ہے۔ مرد مومن۔

پاکستان کا خواب ایک مرد مومن نے دیکھا تھا۔ پاکستان کا قیام ایک مرد مومن کا مرہون منت ہے۔ اب پاکستان کو ضرورت ہے ایسے مردان مومن کی جو اپنے فکر و عمل سے پاکستان کو سچا پاکستان بنا دیں۔ آئیے عہد کریں کہ ہم جس حیثیت میں ہوں جس کام میں مصروف ہوں اور جس مرتبہ پر ہوں ہم اپنے عمل کو ایک مرد مومن کی شان کے مطابق بنانے کی کوشش کریں گے۔ اور اخلاق و اخلاص کی ہر قوت سے پاکستان کی تعمیر کریں گے اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے اس عہد اور عزم میں کامیاب کرے ۔

جیساکہ سورہ الحجرات کی پندرھویں آیت میں فرمایا گیا ہے۔

انما المومنون الذین آمنوا باللہ و رسولہ ثم لم یرتابوا

یعنی "مومن تو اصل میں وہ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور پھر شک میں نہ پڑے" غور فرمایئے! تو قرآن نے "ایمان لائے" اور "پھر شک میں نہ پڑے" کے الفاظ کہہ کر اس بات کا اعادہ کیا ہے کہ ایمان و ایقان اتنا کامل ہونا چاہیئے کہ اس میں کبھی شک کی دراڑ نہ پیدا ہو۔ اور شبہات کی ذرا سی رمق بھی مومن کے دل میں نہ داخل ہو۔ شک ایک ایسی دلدل ہے جس میں پھنس کر آدمی کی رفتار سست پڑ جاتی ہے۔ بے یقینی ایک ایسا اندھیرا ہے جس میں آدمی کو زندگی کی واضح حقیقتیں بھی نظر نہیں آتیں۔ اور وہ بینائی رکھتے ہوئے بھی مضبوط قدموں سے نہیں چل سکتا۔

ایمان کے بعد نیک اعمال کو بھی کامیابی کی شرط قرار دیا گیا ہے۔ نیک اعمال کی مثال ایسی ہے کہ جس طرح صحیح منزل کے لئے سیدھے راستے کی ہوتی ہے۔ منزل کا علم ہو مگر آدمی راستہ غلط اختیار کرے تو وہ کبھی منزل پر نہیں پہنچ سکتا۔

اسی طرح عقیدہ صحیح ہو مگر اعمال غلط ہوں تو عقیدے کا فائدہ تمام حاصل نہ ہوگا۔ اسی لئے قرآن حکیم نے ایمان کے ساتھ عمل کو بھی لازمی قرار دیا ہے۔ قرآن کی رو سے انسان کا کوئی عمل اس وقت تک صالح کی تعریف میں نہیں آتا جب تک وہ ایمان کے تابع نہ ہو۔ اسی لئے قرآن نے ہر جگہ عمل سے پہلے ایمان کا ذکر کیا ہے کسی ایک جگہ بھی قرآن نے ایمان کے بغیر عمل کو صالح نہیں کہا۔ مومن وہی ہے جو ایمان رکھتا ہو اور نیک کام کرتا ہو

سورہ العصر جو ابھی آپ نے سنی اس میں صالحات کا لفظ استعمال ہوا ہے یہ لفظ تمام نیک اعمال اور تمام بھلائیوں پر حاوی ہے۔ چنانچہ مرد مومن وہی ہے جو ایک طرف تو ایمان کی دولت سے مالا مال ہو اور دوسری طرف وہ بھلائی کا نمائندہ ہو۔ یہ ممکن نہیں ہے کہ ایک شخص مومن بھی ہو اور لوگوں کے لئے خیر و فلاح کا ذریعہ نہ ہو۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی وضاحت سے فرمایا ہے کہ مومن وہ ہے جس کے ہاتھ اور جس کی زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ و مامون رہیں۔

المسلم من سلم المسلمون من لسانہ و یدہ۔ ایک اور حدیث میں ارشاد ہوا ہے۔ کہ اللہ کی قسم وہ مومن نہیں ہے جس کی شرارتوں سے اس کا پڑوسی مامون نہ ہو۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ مومن سب کچھ ہو سکتا ہے مگر بزدل نہیں ہو سکتا۔ بزدلی کا مفہوم آپ سب جانتے ہیں۔ لیکن یہاں یہ لفظ بہت وسیع معنی میں استعمال فرمایا گیا ہے۔ عام مفہوم کے علاوہ بزدلی کی تعریف اس شخص پر بھی منطبق ہوتی ہے جو کسی بات کو حق سمجھتا ہو مگر اس کو کسی مصلحت سے۔ کسی خوف سے کسی لالچ سے حق نہ کہے۔ یعنی کتمان حق کا مرتکب بھی بزدل ہوا۔ اسی طرح کسی ناحق بات کو کسی دباؤ میں آکر حق کہہ دینا بھی بزدلی ہے۔ مومن بزدل کیسے ہو سکتا ہے۔ مومن کی تو شان ہی نرالی ہوتی ہے۔ ایک عام انسان بھی اگر بزدل ہو